السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ کس طرح پڑھا گیا اور اس نماز جنازہ کی کیفیت کیا تھی؟ (اعجاز احمد، گوجرہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا عالم بن عبید (الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اصحاب صُفہ میں سے تھے) سے مروی ایک لمبی روایت میں آیا ہے کہ لوگوں نے (سیدنا) ابو بکر (الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں! تو لوگوں نے جان لیا کہ یہ سچ ہے پھر لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں! لوگوں نے کہا: کیسے پڑھی جائے گی؟ انھوں نے فرمایا:

"يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ, وَيَدْعُونَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ، حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ"

ایک جماعت (حجرے میں) داخل ہوگی، پھر وہ تکبیر کہیں گے، نماز جنازہ پڑھیں گے اور دعا کریں گے، پھر باہر نکل جائیں گے، پھر دوسری جماعت داخل ہوگی تو تکبیر کہیں گے اور نماز جنازہ پڑھیں گے اور دعا کریں گے، پھر باہر نکل جائیں گے حتیٰ کہ دوسرے لوگ داخل ہوجائیں۔ لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (زمین میں) دفن کیا جائے گا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! لوگوں نے پوچھا: کہاں؟ انھوں نے فرمایا: اس مکان میں جہاں اللہ نے آپ کی روح قبض فرمائی، کیونکہ اللہ نے پاک مکان میں ہی آپ کی روح قبض فرمائی ہے۔ تو لوگوں نے جان لیا کہ انھوں (سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سچ فرمایا ہے۔ الخ

(کتاب الشمائل ترمذی بتحقیقی: 397 وسندہ صحیح السنن الکبریٰ للنسائی 4/264 ح 7119 الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 3/13-14 ح 1299 المعجم الکبیر للطبرانی 7/57 ح 6367 التمہید لابن عبدالبر 24/397-398 وقال: وھو محفوظ۔۔۔ الخ)

اس حدیث کی سند صحیح ہے، اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

سلمہ بن نبیط بن شریط پر اختلاط کا الزام "یقال" یعنی صیغہ تمریض کی وجہ سے ثابت نہیں، دوسرے یہ کہ اُن سے عبداللہ بن داود رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ (روایت مذکورہ پر اختلاط کا اعتراض غلط ہے۔ (دیکھئے صحیح ابن خزیمہ: 1541،1624

(یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں مختصراً بعض متن کے ساتھ موجود ہے۔ (ح 1234

(اور بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ھذا اسناد صحیح، رجالہ ثقات" (زوائد ابن ماجہ: 403

(ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ورجالہ ثقات" (مجمع الزوائد 1835

اس حدیث سے کئی مسائل ثابت ہیں، مثلاً:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ 2

یہ نماز جنازہ بغیر امام کے، انفرادی اور گروہ درگروہ کی صورت میں پڑھی گئی تھی۔ 2

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے، یعنی آپ نے موت کا مزہ چکھا۔ 3

نبی جہاں فوت ہوتے تھے، وہیں اُن کی قبر بنتی تھی۔ 4

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے جسم مبارک کو حجرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک ومقدس زمین میں دفن کیا۔ 5

سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن ودفن اور جنازے کا پورا علم تھا۔ 6

7۔ سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سب سے بڑے عالم تھے۔

8۔ جب علم نہ ہو تو عالم سے مسئلہ پوچھ کر اُس پر عمل کرنا چاہیے۔ وغیر ذلک

سیدنا سالم بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مذکورہ کی تائید میں سیدنا ابو عسیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ روایت بھی پیش خدمت ہے:

امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"حدثنا عفان بن مسلم، ثنا حماد بن سلمۃ، أنبأ أبو عمران الجونی، ثنا أبو عسیم وشھد ذلک، قال: لما قُبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا: کیف نصلی علیہ؟ قالوا: ادخلوا إرسالاً فکانوا یدخلون من الباب، ویخرجون من الباب الآخر"

ابو عسیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ وہ اس وقت (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے) حاضر تھے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو لوگوں نے کہا: آپ کی نمازجنازہ کس طرح پڑھی جائے؟ انھوں نے جواب دیا: اس دروازے سے گروہ در گروہ داخل ہو جاؤ، پھر آپ کا جنازہ پڑھو اور دوسرے دروازے سے باہر نکل جاؤ۔ (طبقات ابن سعد ج2 ص289 وسندہ صحیح)

اس روایت کی سند سیدنا ابو عسیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صحیح ہے۔

فائدہ:۔

ابو عسیم کو ابو عسیب بھی کہا جاتا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(دیکھئے مسند احمد 5/81 ح20766 وسندہ صحیح ورواہ مطولا)

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"وأما صلاۃ الناس علیہ أفذاذاً- یعنی: علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم- فمجتمع علیہ عند أہل السیر وجماعۃ أہل النقل، لا یختلفون فیہ" انتھی

(اور رہا لوگوں کا انفرادی طور پر ٹولیوں کی صورت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھنا تو سیرت نگاروں اور ناقلین حدیث کا اس پر اجماع ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ (التمہید ج24 ص397 نسخہ مرتبہ ج6 ص255"

امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"صلی الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أفراداً لا یؤمھم أحد، وذلک لعظم أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وتنافسھم فی أن لا یتولی الإمامۃ فی الصلاۃ علیہ واحد" انتھی

پس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ انفرادی طور پر پڑھی، کوئی ان کی امامت نہیں کرتا تھا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عظیم ہے اور (دوسرے یہ کہ) اُنھوں نے آپ کی نماز جنازہ میں" امامت کے بارے میں اختلاف کیا کہ کوئی ایک امامت نہ کرے اور انھوں نے ایک دوسرے کے بعد آپ کی جنازہ پڑھی۔ (کتاب الام ج1 ص275 باب الصلاۃ علی المیت)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل انفرادی نماز جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ اس نماز جنازہ کی واضح کیفیت کسی صحیح حدیث میں نہیں ملی، لہٰذا عموم سے استدلال کرتے ہوئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح جنازہ پڑھا گیا ہوگا جس طرح فوت شدہ مسلمانوں پر پڑھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

(بعض علماء کہتے ہیں کہ اس نماز جنازہ میں دعائے مغفرت نہیں پڑھی گئی بلکہ صرف درود پڑھا گیا تھا لیکن اس قول کی کوئی دلیل میرے علم میں نہیں ہے۔ (3 اپریل 2011ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد3۔ نمازِ جنازہ سے متعلق مسائل-صفحہ128

محدث فتویٰ